

”مسیح سب کچھ ہے“

نمبر 3446

ایک خطبہ

جو جمعرات، 18 فروری 1915 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ اسپرژن کے وسیلہ سے
میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیونگٹن میں دیا گیا

”مسیح سب کچھ ہے“

کلسیوں 11:3

میرا متن نہایت مختصر ہے کہ تم اسے فراموش نہ کر سکو، اور میں پورے وثوق سے جانتا ہوں کہ اگر تم کسی طور مسیحی ہو تو تم اس سے ضرور متفق ہو گے۔ دیکھو کیسی کثرت ہے مذاہب کی اس خبیث اور شریر دنیا میں! لوگوں نے اپنے دل میں ٹھان رکھی ہے کہ طرح طرح کے مذہبی نظام وضع کریں، اور اگر تم گرد و پیش نظریں دوڑاؤ تو درجنوں فرقے نظر آئیں گے۔ مگر یہ ایک عظیم حقیقت ہے کہ جہاں جھوٹے مذاہب کی کثرت ہے، وہاں صرف ایک ہی مذہب ہے جو سچا ہے۔ جب کہ جھوٹ ہے شمار ہیں، مگر سچ صرف ایک ہے۔ پس حقیقی دین فقط ایک ہے۔ صرف ایک ہی خوشخبری ہے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ یسوع مسیح، خدا کا بیٹا، ادنیٰ والدین سے پیدا ہوا اور اس دنیائے فانی میں غریب کی مانند زندگی بسر کی تاکہ ہمیں نجات بخشے! اُس نے دکھوں اور آزمائشوں کی زندگی گزاری، اور بالآخر اپنے دشمنوں کی شرارت کے باعث کلوری پر مصلوب ہوا اور معاشرے سے خارج گردانا گیا۔

اب، ”انہوں نے کہا،“ اُس کے دین کا خاتمہ ہو گیا۔ اب یہ ایسا ذلیل مذہب بن جائے گا کہ کوئی بھی کبھی خود کو مسیحی نہ کہلائے گا۔ یہ رسوائی کی بات ہو گی کہ اُس ناصرت کے نبی یسوع کے نام سے کسی کو نسبت ہو۔

لیکن یہ حیرت انگیز حقیقت ہے کہ یہ مذہب نہ فقط زندہ رہا بلکہ آج بھی پہلے کی مانند قوی ہے۔ ہاں! وہ دین جو اُس نے قائم کیا اب تک موجود ہے اور اب تک طاقتور ہے اور مسلسل پھیلتا جاتا ہے۔ جہاں دیگر مذاہب تاریخ کی تاریکیوں میں غرق ہو چکے اور بت چمگادڑوں اور اندھیرے غاروں میں پھینک دیے گئے، وہاں یسوع کا نام آج بھی زبردست ہے۔ اور جب تک کائنات قائم ہے، اُس کا جلال برقرار رہے گا۔

یسوع کا دین، خدا کا دین ہے۔ پس باوجود اُن تمام تہمتوں اور ایذا رسانیوں کے جو اُسے سہنی پڑیں، وہ اب تک موجود ہے اور سرسبز و شاداب ہے۔ یہی وہ دین ہے جس کی منادی میں تمہارے سامنے کرنے کا قصد رکھتا ہوں۔ ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کی وہی واحد خوشخبری۔ اور میرا متن اُس سب کو نہایت جامع انداز میں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے

”مسیح سب کچھ ہے۔“

میں سب سے پہلے اسے تمہارے امتحان کے لیے استعمال کروں گا، اور پھر تمہاری تشویق اور حوصلہ افزائی کے لیے۔ میں سب سے پہلے تمہاری جانچ کرنا چاہتا ہوں تاکہ دیکھوں تم میں سے کتنے خدا کے لوگ ہو اور کتنے نہیں۔ میں اپنے متن کو ایک بڑی چھلنی بنا کر تمہیں اُس میں ڈالوں گا تاکہ یہ معلوم ہو کہ کون گندم ہے اور کون بھوسہ۔

—ہمیں اس عبارت پر کئی جہتوں سے غور کرنا لازم ہے تاکہ سب سے پہلے اسے

مسیح کو تمہارا عظیم استاد اور معلم ہونا لازم ہے۔ بعض لوگ کسی مخصوص آدمی کو اپنا مقتدا ٹھہراتے ہیں۔ وہ اُسے اپنا رہنما جانتے ہیں، اُس کی طرف بطور معلم نظر اٹھاتے ہیں، اور جو کچھ وہ کہہ دے وہی سچ مانتے ہیں، اور اُس میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ یا شاید انہوں نے کسی خاص کتاب کو جو بائبل کے سوا ہے اپنا معیار ٹھہرا رکھا ہے اور کہتے ہیں، ”ہم ہر شے کو اسی کتاب کی کسوٹی پر پرکھیں گے“ اور اگر کوئی منادی کرنے والا اُن کی کتاب میں لکھے ہوئے عقیدے کی حرف بہ حرف تعلیم نہ دے، تو وہ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ ایمان کی راہ میں مضبوط نہیں اور ایسا کہنے میں وہ ذرا تامل نہیں کرتے کیونکہ وہ اُس کی تعلیم کو اپنے چھوٹے سے دستور کی سطح تک نہیں پاتے۔

ہم اس دنیا میں بہت سے ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو اپنی محدود سی اعتقادی لکیر کو ہی سب کچھ ٹھہراتے ہیں اور اُسی سے ہر شے اور ہر شخص کو ناپتے ہیں۔ لیکن اے میرے عزیزو! میں تم سے یہی سننا چاہتا ہوں کہ ”مسیح سب کچھ ہے“، نہ کہ کوئی آدمی۔ چاہے وہ کتنا ہی نیک اور عظیم کیوں نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ میں مانوں کہ تم واقعی مسیحی ہو۔

ہمیں آدمیوں کی پیروی نہیں کرنی۔ ہمارا ایمان آدمی کی حکمت پر قائم نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر۔ ہم کسی آدمی کی پیروی نہیں کرتے، سوائے اس کے کہ وہ مسیح کی پیروی کرے جو اکیلا ہمارا استاد ہے۔

فریب نہ کھاؤ۔ اپنے آپ کو اقرارناموں، کتابوں یا آدمیوں کے تابع نہ کرو۔ بلکہ خدا کے کلام کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کرو، اور اپنا عقیدہ اور ایمان کی تعلیم محض اسی سے اخذ کرو، تب تم کہہ سکو گے:

اگرچہ آدمی جتنے حیلے بنائیں
میرے ایمان پر کریں فریب سے وار
میں سب کو جھوٹ اور باطل کہوں گا
”اور خوشخبری کو باندھوں گا اپنے دل سے پیار۔“

مسیح کو اپنا اکیلا استاد ٹھہراؤ، اور ہمارے متن کے الفاظ میں کہو: ”مسیح سب کچھ ہے۔“ اب بتاؤ، کیا تم یہ کہہ سکتے ہو، یا تم فخر کرتے ہو کہ ”بیٹسمہ دینے والے سب کچھ ہیں“۔ ”ویسلین سب کچھ ہیں“۔ ”چرچ آف انگلینڈ ہی سب کچھ ہے“؟ خداوند کی قسم، اگر تم ایسا کہہ رہے ہو تو تم اُس کی سچائی کو نہیں جانتے، کیونکہ تم گواہی نہیں دے رہے کہ ”مسیح سب کچھ ہے“، بلکہ اپنے چھوٹے سے گروہ کی شناختی صدا بلند کر رہے ہو۔ کاش میں دیکھتا کہ لفظ ”فرقہ“ مسیحی کلیسیا کی لغت سے مٹ گیا۔

میں خُدا کا شکر کرتا ہوں کہ میرا دل محض فرقہ واریت کے لیے ہرگز نرم نہیں، بلکہ مجھے یہ فضل ملا ہے کہ میں اُس کی مخالفت کروں اور پکار اٹھوں:

رہے نہ اب کوئی گروہی نام
”کہ گھانپ لے کلیسیا کی زمین“

کیونکہ:

یونانی اور یہودی، غلام اور آزاد
”سب ایک ہیں مسیح میں، جو سب کے سر ہیں۔“

اگر ”مسیح سب کچھ“ تمہارے لیے ہے، تو تم مسیحی ہو، اور میں، اپنی جانب سے، تمہیں برادرانہ مصافحہ پیش کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ تم کہاں عبادت کرنے جاتے ہو، یا اپنے آپ کو کس نام سے پکارتے ہو، ہم بھائی ہیں، اور اسی لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت رکھنی چاہیے۔ اے میرے دوستو! اگر تم اُن سب کو جو خداوند یسوع مسیح سے محبت رکھتے ہیں خواہ کسی بھی جماعت سے ہوں۔ اپنے بھائی نہ جان سکو، اور انہیں اُس آفاقی کلیسیا کا حصہ نہ مانو، تو تمہارے دل اتنے کشادہ نہیں کہ آسمان میں جا سکو، کیونکہ اگر تمہاری نگاہیں اتنی تنگ ہیں، تو تم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ ”مسیح سب کچھ ہے۔“

پھر، مسیح کو تمہاری زندگی کا عظیم مقصد۔ تمہاری سب سے بڑی بھلائی ہونا لازم ہے۔ تمہارا بڑا مقصود یہی ہونا چاہیے کہ زمین پر مسیح کو جلال دو، اِس اُمید اور انتظار کے ساتھ کہ اوپر اُس کے حضور ہمیشہ کی خوشی پاؤ گے۔ لیکن جہاں تک تم میں سے بعض کا تعلق ہے، مسیح تمہارا سب کچھ نہیں۔ تم اپنی دکان کو اُس سے بڑھ کر عزیز رکھتے ہو۔ صبح سویرے اُٹھتے ہی اپنے کھاتے دیکھتے ہو، اور سارا دن کاروبار میں جتے رہتے ہو۔

غلط نہ سمجھو—مجھے سُست لوگ ناپسند ہیں، جو اپنے جوتوں کے تلے گھاس اگنے دیں—اور خُدا بھی اُن سے ناخوش ہے۔ ہمیں سُست خوشخبری سنانے والے درکار نہیں۔ سچا مسیحی کہے گا: ”میں جانتا ہوں کہ مجھے کاروبار میں محنت کرنی ہے، لیکن میں وقت ہی کے لیے نہیں، بلکہ ابدیت کے لیے بھی کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے زمین کی دولت کے سوا اور بھی کچھ چاہیے۔ مجھے وہ میراث چاہیے جو ہاتھوں سے بنی نہیں، وہ مکان جو انسان نے تعمیر نہیں کیا، وہ میراث جو آسمانوں میں ہے۔“

کیا تم اس دنیا کو اپنا سب کچھ بنائے بیٹھے ہو؟ اے بے چارے دل والو! اگر ایسا ہے تو جان لو کہ دنیا اور اُس کی شان دونوں گزر جانے والی ہیں—تمہارا سب کچھ جلد ہی جاتا رہے گا۔ مجھے دکھائی دیتا ہے کہ کوئی دولت مند آدمی، جس کا سونا اُس کا سب کچھ ہے، جب اگلی دنیا میں پہنچے گا تو اپنے سونے کی تلاش میں حیران و پریشان ہو گا، اور آخر کار مایوسی سے پکار اٹھے ”اِگا:“ ”اِگا:“ میرا سب کچھ جاتا رہا

لیکن اگر تم کہہ سکتے ہو کہ مسیح تمہارا سب کچھ ہے، تو تمہارا خزانہ کبھی جاتا نہ رہے گا، کیونکہ وہ تمہیں کبھی نہ چھوڑے کرے گا۔ نہ صرف اس جہاں میں، بلکہ اُنے والے جہاں میں بھی تم خوش و مبارک رہو گے، کیونکہ تم forsake گا اور کبھی نہ جلال کا تاج پہنو گے اور مسیح کے تخت پر اُس کے ساتھ ہمیشہ بیٹھے رہو گے۔

اچھا، کوئی آرام طلب شخص کہتا ہے، ”میں یقین دلاتا ہوں کہ کاروبار کو اپنا سب کچھ نہیں مانتا۔ میرا اصول یہ ہے کہ اُو“ زندگی کا مزہ لو، جام کو لبالب بھر کر پیو اور جب تک موقع ہے عیش کر لو۔“ میرے پاس تمہارے لیے بھی ایک بات ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ایسا چال چلن تمہیں آسمان کے لیے، ابدی خوشیوں کے لیے تیار کرے گا؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ جب تم مرنے لگو گے تو تمہیں اپنی شراب نوشی کا کچھ تسلی بخش خیال آئے گا؟ جب تم بستر مرض پر پڑے ہو گے، کیا تمہاری گالیاں تمہیں کچھ چین دیں گی، جب وہ تمہارے ضمیر پر گونجیں گی، جیسے میری یہ آواز جو اس لمحہ میرے ہی کانوں میں واپس لوٹ کر آ رہی ہے؟

مجھے دکھائی دیتا ہے کہ جب تم اپنے خدا کے خلاف کہی ہوئی کفرگوئیاں یوں اپنے کانوں میں لوٹ کر سنتے ہو تو دہشت اور اندوہ سے تمہارا دل دب جاتا ہے اور آنکھیں اپنے گڑھوں سے باہر نکل آتی ہیں، اور تم خوف سے جلا اٹھتے ہو، ”میں اپنی ہی قسمیں پھر سے سن رہا ہوں! خدا مجھے عدالت کے لیے بلانے آ رہا ہے کہ مجھ سے حساب لے کہ میں نے اُس کے نام کی کیوں گستاخی کی!“ اور منصف یہ کہے گا، ”تُو نے لعنتوں اور کفر کے کلمات سے میرے پاک نام کو ناپاک کیا۔ تُو نے اپنی گندی دعا میں اپنے ہی جان پر لعنت مانگی، اور اب میں تجھ پر وہی لعنت لا رہا ہوں۔ تُو نے دعا کی کہ تُو ہلاک ہو جائے، اور اب تُو ہلاک ہی ہو گا۔“ یہ کیسی ہولناک بات ہو گی! اے وہ لوگو جو کہتے ہو کہ عیش ہی سب کچھ ہے، سن لو، تمہیں اپنی اس عیش کی پیالی کے تلخ رس کو ابد تک پینا پڑے گا، خواہ آج وہ کتنا ہی شیریں کیوں نہ معلوم ہوتا ہو۔

لیکن کچھ اور لوگ بھی ہیں، جو نہایت معتدل ہیں، اور ہرگز فضول عیش میں مبتلا نہیں، بلکہ مذہب کی پابندی میں بڑے سخت ہیں۔ وہ ہر اتوار کلیسیا یا عبادت خانہ میں جاتے ہیں، اور اپنے آپ کو نیک لوگ سمجھتے ہیں، اور ایسے جنہیں آخری دن قبول کیا جائے گا اور تخت کے دہنے ہاتھ بٹھایا جائے گا۔

میں پھر سوال کرتا ہوں، کیا تم کہہ سکتے ہو کہ ”مسیح سب کچھ ہے؟“ نہیں، تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ تم میں سے بہتیرے مذہب کے ظاہری رسموں کو اپنا سب کچھ بنائے ہوئے ہو، حرف میں اٹکے ہو مگر روح کو نہ جانتے ہو نہ پروا کرتے ہو۔ یہ ہرگز کافی نہیں۔ اور اگر تم مسیح کے سوا کسی اور چیز کو اپنا سب کچھ ٹھہراتے ہو تو تم وہ مسیحی نہیں جنہیں مسیح اپنا کہے گا۔

مذہب کو عقل کی تاریک کوٹھری میں بند نہیں کرنا چاہیے۔ مسیحیت دل کا مذہب ہے، اور اگر تم اپنے وجود کی گہرائی سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ”مسیح سب کچھ ہے“، تو تمہارا نہ کوئی حصہ ہے اور نہ کوئی حصہ داری خوشخبری کی برکتوں اور مراعات میں—اور تمہارا انجام ہلاکت اور خُداوند کے حضور سے ہمیشہ کی جلاوطنی ہو گا۔ خُدا کرے کہ ایسا نہ ہو، بلکہ میری! اور تمہاری زندگی میں یہ فضل ہو کہ ہم سچائی سے کہہ سکیں ”مسیح سب کچھ ہے“—اور ہم ابدی تخت کے گرد پھر ملیں

پھر، مسیح تمہاری خوشی کا سرچشمہ بھی ہونا چاہیے۔ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مسیحی لوگ بڑے اُداس ہوتے ہیں اور اُن کے پاس کوئی حقیقی خوشی نہیں۔ میں کچھ مذہب کو جانتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ خوشی کے اعتبار سے میں کسی سے کم نہیں۔ جہاں تک میں مذہب کو جانتا ہوں، میں نے اُسے نہایت شادمانی کی بات پایا ہے۔

میں اپنی برکت بھری حالت کو
کبھی نہ بدلوں گا
”اس سب سے جو زمین اچھا یا عظیم کہتی ہے۔“

پہلے میں سمجھتا تھا کہ مذہبی آدمی کو کبھی مسکرانا نہیں چاہیے، مگر برعکس میں نے پایا کہ مذہب انسان کی آنکھوں کو روشن کر دیتا ہے اور اُس کے چہرے پر مسرت کی چمک بکھیرتا ہے، اور زمین کی گہری مصیبتوں میں بھی اُس کی جان کو تسلی اور آرام بخشتا ہے۔ اس کی مثال میں تمہیں ایک غریب آدمی کی کہانی سنا سکتا ہوں جو بولبرن کے ایک تنگ گلی میں رہتا ہے، اور جو شدید غربت میں بھی ایمان کی عظیم خوشی پاتا ہے۔

”ایک مسیحی زائر اُس غریب کے کمرے میں، جو مکان کی چھت پر تھا، گیا اور کہا، ”میرے دوست، تم کب سے یہاں ہو؟“ اُس نے جواب دیا، ”مجھے پورے بارہ مہینے ہوئے کہ نہ نیچے اُترا ہوں، نہ کمرے میں چلا ہوں۔“

”کیا تمہارے پاس کوئی سہارا ہے؟“

”کچھ نہیں،“ اُس نے کہا، لیکن پھر یاد کر کے بولا، ”میرا ایک مہربان باپ آسمان میں ہے، اور میں مکمل اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں، اور وہ کبھی مجھے بے یار نہیں چھوڑتا۔ کچھ نیک مسیحی بھائی ضرور آ جاتے ہیں، اور جب تک جاتے ہیں کچھ نہ کچھ دے کر جاتے ہیں۔ مجھے اتنا مل جاتا ہے کہ گزارا بھی ہو جاتا ہے اور کرایہ بھی ادا ہو جاتا ہے، اور میں بڑا خوش ہوں۔ میں اپنی حالت کسی سے بھی بدلنا نہ چاہوں گا، کیونکہ میرے پاس یسوع مسیح ہے، اور میرا آسمانی باپ مجھے ایک دن گھر لے جائے گا، اور تب میں اُن سب کی مانند دولتمند ہو جاؤں گا۔ کیا میں نہ ہوں گا صاحب؟ کبھی کبھی میرا دل بہت اداس ہو جاتا ہے اور شیطان کہتا ہے کہ تُو خُدا کا فرزند نہیں، اور بہتر ہے کہ سب چھوڑ دے اور ہلاک ہو جا، لیکن میں اُس سے کہتا ہوں کہ وہ بڑا بزدل ہے جو ایک کمزور شخص سے آ کر جھگڑتا ہے، اور پھر میں اُسے خون دکھاتا ہوں صاحب، میں اُس سے کہتا ہوں کہ یسوع مسیح کا خون سب گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ اور جب میں شیطان کو یہ قیمتی خون دکھاتا ہوں، وہ مجھ سے فوراً بھاگ جاتا ہے، کیونکہ وہ نجات دہندہ کے خون کو دیکھ نہیں سکتا۔“

یوں ہم دیکھتے ہیں کہ سچا مذہب بیمار کے بستر کو شاد کر سکتا ہے، غریب کو دولتمند محسوس کرا سکتا ہے، اور اُسے خُداوند میں مسرور رہنے کو کہہ سکتا ہے۔ کیا ہی سچ کہا اُس بوڑھے آدمی نے کہ شیطان نجات دہندہ کے خون کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اے عزیز دوستو! اگر تم یسوع کے خون کو اپنے ضمیر پر لگا سکو، خواہ تم کتنے ہی گنہگار کیوں نہ رہے ہو، تم گانے کے لائق ہو گے کہ مسیح تمہاری ساری اُمید، ساری خوشی، اور سارا سہارا ہے۔

میں تم سے پوچھتا ہوں جو یسوع سے محبت رکھتے ہو—کیا مذہب نے کبھی تمہیں ناخوش کیا؟ کیا یسوع کی محبت نے تمہیں غمگین اور افسردہ بنایا؟ ممکن ہے کہ اُس کی خاطر کبھی مصیبت میں ڈالو اور اُس کے نام کے سبب ایذا سہو۔ اگر تم خُدا کے فرزند ہو، تو تمہیں مصیبت سے گزرنا ہو گا۔ لیکن وہ سب دکھ جو تم اُس کے لیے سہو گے، تمہارے فائدہ کے لیے کام کریں گے، اور اُن کا اُس جلال سے کوئی مقابلہ نہ ہو گا جو آئندہ ظاہر ہونے والا ہے۔

اب مجھے بتاؤ، کیا تم میرے ساتھ ساتھ چل سکے ہو جبکہ میں نے یہ باتیں کہیں؟ کیا اب تم کہہ سکتے ہو کہ مسیح تمہارا اکیلا استاد، تمہارا سب سے بڑا بھلا، اور تمہاری واحد خوشی ہے؟ ”اوہ! ہاں، میں یسوع سے محبت رکھتا ہوں، کیونکہ اُس نے مجھ سے پہلے محبت رکھی۔“ تب خوش آمدید بھائی! تم یسوع سے ایک ہو، اور ہم ایک دوسرے سے۔ لیکن اگر تم یہ نہ کہہ سکو، تو کیسی بولناکی تمہارے لیے ہو گی جب تمہارے کدو سُکھ جائیں گے، وہ کھیت جو اب تمہارا سہارا ہیں ایک ہی جھٹکے میں ڈھیر ہو جائیں گے، تمہاری جھوٹی پناہیں مٹ جائیں گی، اور جب تمہاری ساری آرائش چھن جائے گی، تمہاری جان خُدا کے سامنے اپنے اصلی حال میں کھڑی ہو گی! خُدا کرے کہ کسی کا حال ایسا نہ ہو، بلکہ تم مسیح کے ساتھ اُس ایمان سے جُڑ جاؤ جو محبت! اسے عمل کرتا اور دل کو پاک کرتا ہے

—ثانیاً، اب میں اس عبارت پر یوں غور کروں گا کہ

II

- ایک تحریک کے طور پر کہ تمہاری تشویق ہو۔

مسیح سب کچھ ہے۔ ”اے میرے عزیزو! کس بات میں وہ سب کچھ ہے؟ مسیح نجات کے سارے کام میں سب کچھ ہے۔“ اُو میں تمہارا دھیان اُس زمانہ کی طرف لے جاؤں جب یہ دنیا پیدا نہ ہوئی تھی۔ ایک وقت تھا جب یہ عظیم جہان—سورج، چاند، ستارے اور وہ سب کچھ جو آج اس وسیع کائنات میں موجود ہے—خُدا کے ذہن میں اس طرح تھا جیسے ایک بلوط کے بیج میں جنگل کا جنگل چھپا ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا جب عظیم خالق تنہا بستا تھا، اور پھر بھی وہ جانتا تھا کہ وہ ایک جہان بنائے گا اور آدمی پیدا ہوں گے تاکہ اُسے آباد کریں۔

اور اسی ازلی ابدی وقت میں ایک عظیم تدبیر تیار کی گئی تاکہ وہ گرے ہوئے انسان کو بچا سکے۔ کیا تم جانتے ہو یہ کس نے تدبیر کی؟ خُدا نے اول سے آخر تک اُس منصوبے کو سوچا۔ نہ جبرائیل اور نہ کسی مقدس فرشتہ نے اس میں کچھ دخل دیا۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ شاید انہیں یہ بھی نہ بتایا گیا ہو کہ خُدا کیونکر عادل رہ کر خطاکاروں کو بچا سکتا ہے۔ اُس تدبیر کے نقشہ بننے میں خُدا سب کچھ تھا، اور اُس کو پورا کرنے میں مسیح سب کچھ ٹھہرا۔

ایک تاریک اور رنج و غم کی رات تھی! یسوع باغ میں تھا اور اُس کا پسینہ خون کی بڑی بڑی بوندوں کی مانند زمین پر گرتا تھا۔ اُس وقت کوئی نہ تھا جو اُس پر ڈالا گیا بوجھ اُٹھائے۔ ایک فرشتہ ضرور تھا جو اُسے تقویت دینے آیا، لیکن سزا کے پیالے کو اُٹھانے نہ آیا۔ پیالہ اُس کے ہاتھ میں دیا گیا اور یسوع نے کہا، ”اے باپ، کیا مجھے یہ پینا ضروری ہے؟“ اور اُس کے باپ نے جواب دیا، ”اگر تُو نہ پیئے تو گنہگار بچائے نہ جائیں گے۔“ اور اُس نے پیالہ ہاتھ میں لے کر اُس کے آخری قطرے تک پی لیا۔ کوئی انسان اُس کی مدد کو نہ آیا۔ اور جب وہ اُس لعنتی صلیب پر لٹکایا گیا، جب اُس کے قیمتی ہاتھ چھیدے گئے، جب

اُس کے سر سے، اُس کے ہاتھوں سے، اُس کے قدموں سے
”رنج و محبت یکجا ہو کر بہے“

تو وہاں اُسے سنبھالنے والا کوئی نہ تھا۔ وہ نجات کے کام میں ”سب کچھ“ تھا۔

اور اے میرے دوستو! اگر تم میں سے کوئی بجایا جائے گا تو محض مسیح کے وسیلہ سے۔ یہاں کوئی جُزوی کوشش نہ ہو گی۔ مسیح نے سب کچھ کیا ہے اور وہ اس کام میں کسی کی مدد قبول نہ کرے گا۔ مسیح ہرگز نہ مانے گا کہ تم جیسا بعض لوگ کہتے ہیں ”اپنی کوشش کرو اور باقی وہ پورا کرے گا۔“ تم اپنی طرف سے کیا کر سکتے ہو جو گناہ آلود نہ ہو؟ مسیح نے ہمارے لیے سب کچھ کر دیا ہے۔ چھڑاؤے کا کام پورا ہو چکا ہے۔ مسیح نے اس کی تدبیر بھی خود کی اور اس کو انجام بھی خود دیا۔ اسی لیے ہم یسوع مسیح کے وسیلہ سے کامل نجات کی منادی کرتے ہیں۔

ہم غریب فانی اپنے آپ کو بچانے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ ہماری بہترین کوششیں بھی اُس عظیم مقصد کے لیے حقیر اور بے قدر ہیں۔ میں تو اقرار کرتا ہوں کہ میں ہرگز یہ نہ کر سکتا۔ میری منادی—میں اُس سے شرمندہ ہوں، اور میری دعاؤں میں ہزاروں خامیاں ہیں۔ خدا کو ہم سے کوئی ”مدد“ درکار نہیں کہ ہم اُس کے بیٹے کے کام کی تکمیل کریں، بلکہ وہ ہر اُس شخص کے سب گناہوں کو معاف کرتا اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے جو اُس کے بیٹے کی موت پر ایمان لاتا ہے۔

اگر میں نے مسیح کو پا لیا، تو سب کچھ پا لیا۔ ”میرا ایمان مضبوط نہیں،“ تم کہو گے۔ پروا نہ کرو، مسیح سب کچھ ہے۔ ”میں اپنے گناہوں کا بوجھ کافی محسوس نہیں کرتا،“ لیکن مسیح سب کچھ ہے۔ بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک اُن کے دل میں سخت ندامت نہ ہو، وہ امید نہ کریں کہ مسیح انہیں قبول کرے گا۔ میں جانتا ہوں کہ ہر خدا کا فرزند توبہ کرے گا، لیکن ہم سب کو شریعت کی دہشت سے صلیب تک نہ لایا جاتا ہے۔

یہ تمہارے احساسات نہیں اے دوستو جو تمہیں بجائیں گے، بلکہ صرف مسیح—مسیح جو تمہاری جگہ کھڑا ہوا، مسیح جو تمہارا کفارہ بنا۔ اگر تم اپنی معافی کے لیے اُس کے فضل اور اپنے خدا کے حضور راستباز ٹھہرنے کے لیے اُس کی صداقت کے محتاج ہو اور تم صرف مسیح کی طرف نظر اُٹھا سکو، اگرچہ تمہارے پاس اپنی کوئی بھلائی نہ ہو، تو تم نے وہ سب کچھ کر لیا جو تمہیں آسمان تک لے جانے کو لازم تھا—کیونکہ یہ تمہارا عمل نہیں، بلکہ صرف مسیح کا عمل ہے جو تمہیں بچاتا ہے۔

تھوڑی مدت ہوئی، میری ایک آنرش شخص سے گفتگو ہوئی، جو میری منادی سن کر آیا تھا۔ اُس نے کہا کہ وہ نجات کی راہ پوچھنے آیا ہے۔ ”مجھے یہ بات پریشان کرتی ہے،“ اُس نے کہا، ”کہ خدا فرماتا ہے کہ وہ گنہگار کو سزا دے گا—تو پھر وہ ”کیونکر معاف کر سکتا ہے جبکہ اُسے اپنا کلام پورا کرنا ہے؟“

میں نے اُس کے سامنے کلام مقدس کی تعلیم رکھی کہ مسیح گنہگار کی جگہ کفارہ بنا، اور وہ غریب آدمی اس سادگی اور خوبصورتی سے شادمان و متحیر ہو گیا، کیونکہ اُس نے پہلے کبھی خوشخبری کی راہ کو یوں نہ سمجھا تھا۔ ”کیا واقعی ایسا ہی ہے؟“ اُس نے کہا۔ ”یہی کلام میں لکھا ہے،“ میں نے جواب دیا۔ ”پھر کلام سچا ہی ہو گا،“ اُس نے کہا، ”کیونکہ یہ خیال خدا کے ”سوا کوئی اور نہ سوچ سکتا تھا۔“

اگر یسوع مسیح ہمارا ضامن ہے، اے دوستو، تو ہم شریعت کے مطالبہ سے محفوظ ہیں۔ اگر مسیح ہمارا کفارہ ہے، تو ہم گناہ کی سزا سے نہ ڈریں، کیونکہ خدا ایک ہی گناہ کو دو بار کبھی نہ سزا دے گا۔ اگر میرے پاس مسیح کے سوا کچھ نہیں، تو مجھے اور کچھ درکار بھی نہیں، کیونکہ مسیح سب کچھ ہے۔ اگر مسیح تمہارا سب کچھ ہے، تو نہ جینے میں کچھ درکار ہے نہ مرنے میں۔

اب دو خیالات اور بیان کروں گا پھر کلام ختم کروں گا۔

- اگر کسی کے پاس مسیح ہے تو اُسے اور کیا چاہیے؟ اگر کسی کے پاس مسیح ہے تو اُس کے پاس سب کچھ ہے۔ اگر مجھے کاملت درکار ہے اور میرے پاس مسیح ہے، تو اُس میں مجھے کاملت کامل مل گئی۔ اگر مجھے راستبازی چاہیے، تو میں اُسی

میں اپنی رونق اور جلالی لباس پاتا ہوں۔ مجھے معافی چاہیے، اور اگر مسیح میرے پاس ہے، تو میں معاف ہوں۔ مجھے آسمان چاہیے اور اگر میرے پاس مسیح ہے، تو آسمان کا شہزادہ میرا ہے اور میں جلد اُس کے ساتھ رہوں گا اور اُس کی برکت بھری آغوش میں ہمیشہ بسوں گا۔ اگر تمہارے پاس مسیح ہے تو سب کچھ ہے۔

مایوس نہ ہو، شیطان کی اُن سرگوشیوں پر دھیان نہ دو کہ تم خدا کے فرزند نہیں، کیونکہ اگر تمہارے پاس مسیح ہے تو تم اُسی کے لوگ ہو، اور باقی سب کچھ وقت پر ملے گا۔ مسیح تمہیں خود میں کامل بناتا ہے۔ جیسے رسول نے فرمایا، ”تم اُس میں کامل“ ہو گئے ہو۔

مجھے اُس غریب مریم مگدلینی کی یاد آتی ہے۔ اُس کے پاس کچھ نہ تھا کہ اپنی طرف سے پیش کرے۔ وہ یاد کرے گی کہ وہ بدکار عورت تھی، لیکن جب وہ آسمان کے دروازے پر پہنچے گی تو کہے گی، ”میرے پاس مسیح ہے،“ اور حکم ہو گا، ”جبرائیل! اُسے اندر آنے دو، اندر آنے دو۔“ یہاں ایک غریب خستہ حال شخص آتا ہے، اُس نے کیا کیا؟ اُس نے کبھی لکھنا سیکھا نہیں، بمشکل کبھی کسی غریب خانہ اسکول ”گیا، پر اُس کے دل میں مسیح بسا ہے۔“ جبرائیل! اُسے اندر آنے دو۔ پھر ایک دولت مند بدکار آتا ہے، جس کی انگلیوں میں انگوٹھیاں اور جسم پر قیمتی لباس ہے۔ ”دروازہ بند کر دو، جبرائیل! اُس کا یہاں کوئی حصہ نہیں۔“ پھر ایک بڑا زوردار انجیلی واعظ آتا ہے، لیکن اُس نے مسیح کو کبھی دل میں نہ جانا۔ ”دروازہ بند کر دو، جبرائیل!“ اگر کسی کے پاس مسیح ہے تو اُس کے پاس ابد تک سب کچھ ہے۔ اور اگر اُس کے پاس مسیح نہیں، تو وہ غریب، اندھا، ننگا ہے اور ہمیشہ ہلاک رہے گا۔

کیا تم جو میری آواز سن رہے ہو اب یہ عزم نہ کرو گے کہ خداوند کی قوت سے اُسے فوراً ڈھونڈو اور اُسے اپنا دوست بنا لو؟ تمہاری جو بھی حالت یا کیفیت ہو، تمہیں اُس کے پاس آنے کی دعوت ہے۔

اے اندھ والو! اے لنگڑ والو! جو مسیح سے دُور ہو، اُس کے پاس اُو، بینائی پاؤ، قوت حاصل کرو! وہ تمہارا سب کچھ ٹھہرا ہے۔ تمہیں اُس کے پاس آنے کے لیے اپنے ہاتھ میں کچھ لانے کی حاجت نہیں۔ ”بائے!“ کوئی کہے، ”میں ابھی کافی اچھا نہیں ہوں۔“ مانگنے والے یوں باتیں نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہیں کہ جتنا وہ محتاج ہوں، اتنا ہی انہیں وہ ملنے کی امید ہے جس کی درخواست کرتے ہیں۔ جتنا کپڑا خستہ ہو، اتنا ہی بھیک مانگنے کے لیے بہتر ہے۔ خوشخبری بھی یہی کہتی ہے۔ اور تمہیں دعوت ہے کہ ویسے ہی اُو جیسے ہو، ننگے اور غمگین، تاکہ وہ تمہیں ملبوس کرے اور تمہیں تسلی دے۔

2

!۔ میرا آخری خیال یہ ہے۔ کہ وہ آدمی کیسا غریب ہے جو مسیح سے محروم ہے اگر میں تم میں سے کسی سے کہوں کہ تُو غریب ہے تو تُو جواب دے گا، ”میں غریب نہیں ہوں۔ میرے پاس سالانہ ڈھائی سو پاؤنڈ کی آمدنی ہے، ایک اچھا مکان اور عمدہ کاروبار ہے۔“ اور پھر بھی، اگر تیرے پاس مسیح نہیں، تو تو سچ میں نہایت ہی غریب ہے۔ دیکھ اُس دنیا دار کو جو دس ہزار پاؤنڈ کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہے، ایک ہاتھ میں حصص اور سالانہ آمدن کے پروانے، اور دوسرے ہاتھ میں پالیسیوں اور ریل کی اسناد تھامے ہوئے ہے۔ لیکن اپنی تمام دولت کے باوجود وہ بدبخت ہے، اگرچہ اس کا بوجھ اُٹھائے اس کی کمر ٹوٹتی ہے۔ ایک غریب بھکاری عورت اُس سے کہتی ہے، ”مجھے اپنا کچھ بوجھ دے دے،“ لیکن وہ خستہ حال آدمی ہر مدد کو رد کرتا اور عزم کرتا ہے کہ سارا بوجھ خود اُٹھائے گا۔ مگر کچھ ہی دیر میں وہ ایک بڑی کھانی پر پہنچتا ہے، اور جہاں اُس نے سوچا تھا کہ اس دولت سے اُس کی مدد ہو گی، وہ اُس کی گردن میں چکی کے پاٹ کی مانند لٹک جاتی ہے اور اُسے پاتال میں کھینچ لیتی ہے۔ تاہم بعض ایسے ہیں کہ زر و مال کے لیے کچھ بھی کر گزریں گے۔ اگر جہنم میں کوئی ایک آدمی باقیوں سے زیادہ بدبخت ہو گا تو وہی ہو گا جس نے اپنی آسائش کے لیے اپنے پڑوسی کو لوٹا۔ ایسے پر نکلے ہوئے پر اُس پر تاقی سے ابدی تیروں کو تیز کریں گے جو اُس کی روح کو چھیدتے جائیں گے۔ تُو کیسا بھی دولت مند ہو، اگر تیرے پاس مسیح نہیں تو تُو نہایت غریب ہے۔ لیکن اگر مسیح تیرے پاس ہے، تو تُو ابد تک دولت مند ہے۔

میں گمان کرتا ہوں کہ میں تم میں سے کسی سے کہوں کہ تیرے آخری لمحہ میں دیکھتا ہوں۔ کوئی تیرے بستر کے پاس کھڑا ہے اور تیرے چہرہ کو دیکھتا ہے۔ موت کا پسینہ تجھ پر چھا جاتا ہے اور بڑی بڑی بوندیں تیری پیشانی پر چمکتی ہیں۔ طاقور آدمی

جھک جاتا ہے اور قوی انسان گرتا ہے—اور اب آنکھ بند ہو جاتی ہے اور ہاتھ بے جان گر جاتا ہے—زندگی رخصت ہو جاتی ہے۔

ہائے! لیکن جان کبھی فنا نہیں ہوتی! وہ اڑ کر خدا کی عدالت میں حاضر ہوتی ہے۔ وہ وہاں کیونکر پیش ہو گی؟ اوہ! وہ غریب جان جو مسیح سے خالی ہے! وہ ننگی جان ہو گی—اُسے ڈھانپنے کو کوئی لباس نہ ہو گا—وہ ہلاک ہونے والی جان ہو گی، اُس کے لیے کوئی نجات نہ ہو گی۔ اُس وقت رحم حاصل نہ ہو گا۔ اُس وقت دعا کرنا عبث ہو گا، کیونکہ چراغ ابدی تاریکی میں بجھا ”ادیا جائے گا۔ اور قاضی آواز دے گا جو تیری ہڈیوں کو چیر ڈالے گی،“ اے لعنتی لوگو! میرے پاس سے دور ہو جاؤ

خدا تم سب کو توفیق دے کہ توبہ کرو اور اُس نجات کو قبول کرو جو خوشخبری میں ظاہر ہوئی ہے! ہر وہ جان جو گناہوں کی بیماری سے مبتلا ہے، مسیح کو پا سکتی ہے، لیکن تم جو فریسی ہو اور اپنے آپ پر بھروسہ کرتے ہو کہ تم راستباز ہو—اگر تم نے گناہ کو نہیں جانا تو مسیح کو بھی نہیں جان سکتے۔ نجات کا طریقہ یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ۔

لیکن ایمان لانا کیا ہے؟ ”تم پوچھتے ہو۔ میں نے سنا ہے کہ ایک جہاز کے کپتان کا ایک چھوٹا لڑکا تھا اور وہ لڑکا اوپر چڑھنے کا بہت شوقین تھا۔ ایک دن وہ جہاز کے سب سے اونچے حصے پر چڑھ گیا اور اُس کے باپ نے دیکھ لیا کہ اگر وہ لڑکا نیچے اُترنے کی کوشش کرے گا تو چکنا چور ہو جائے گا۔ اُس نے اُسے آواز دی کہ نیچے نہ دیکھے بلکہ سمندر میں کود پڑے۔ وہ غریب لڑکا اُسے بلاتا مست کو تھامے رہا، لیکن باپ نے جانا کہ یہی اُس کی جان بچانے کی ایک ہی سبیل ہے، اور اُس نے پھر ”اپکارا،“ لڑکے، اگلی بار جب جہاز جھکے تو کود جا، ورنہ میں تجھے گولی مار دوں گا

لڑکا غائب ہوا۔ اُس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی اور بچ گیا۔ اگر وہ نہ چھلانگ لگاتا تو ضرور ہلاک ہوتا۔ یہی تمہاری حالت ہے۔ جب تک تم اپنے اعمال اور رسوم کو تھامے رہو گے، تم نہایت خطرہ میں ہو۔ لیکن جب تم اپنے آپ کو پورے طور پر مسیح کی رحمت کے سپرد کر دو گے، تب تم محفوظ ہو گے۔ آزما دیکھو، گنہگارو! آزما دیکھو، بس یہی کافی ہے۔“ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا، ”یہ مسیح کا وعدہ ہے اور کبھی ٹوٹے گا نہیں۔

دعوت اُن سب کے لیے ہے جو پیاسے ہیں۔ ”روح اور دُلہن کہتے ہیں، آ، اور سننے والا کہے آ، اور جو پیاسا ہو وہ آ، اور جو ”چاہے زندگی کا پانی مفت لے۔“

میں نے سنا ہے کہ ریگستانوں میں جہاں کہیں پانی ملتا ہے، وہ ایک آدمی کو اونٹ پر روانہ کرتے ہیں کہ تلاش کرے۔ جب وہ کسی تالاب کو دیکھتا ہے تو اپنے جانور سے کود کر خود پینے سے پہلے آواز دیتا ہے، ”آؤ!“ پھر کچھ دور ایک اور آدمی کھڑا ہوتا ہے، وہ بھی پکار اٹھتا ہے، ”آؤ!“ اور کچھ اور دور ایک تیسرا آدمی یہی لفظ دہراتا ہے، ”آؤ!“ یہاں تک کہ سارا ریگستان آواز سے گونج اُٹھتا ہے، ”آؤ!“ اور لوگ دوڑ کر پانی پینے آتے ہیں۔

—اب میں خوشخبری کی دعوت کو خدا کے کلام کی حد سے وسیع نہیں کرتا

”جو کوئی چاہے، زندگی کا پانی مفت لے۔“

تم کوئی بھی ہو اور جو کچھ بھی رہے ہو، اگر مسیح کی حاجت اپنے دل میں پاتے ہو تو ”آؤ!“ اور وہ تمہیں قبول کرے گا اور زندگی کا پانی مفت پلائے گا۔

ضرور! یہ رہا آپ کے فراہم کردہ متن کا اردو ترجمہ بائبلئ اصطلاحات اور وینڈائک کی طرز کے تقدس اور شاعرانہ رنگ میں

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن
کلسیوں 3؛ 4:1-4؛ زبور 6-1:28

کلسیوں 3

آیت 1۔

پس اگر تم مسیح کے ساتھ جی اُٹھے ہو تو اُن چیزوں کی تلاش میں رہو جو اوپر ہیں جہاں مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ آہ! کس قدر ہمیں بار بار اس یاددہانی کی حاجت ہے، کیونکہ جسم نیچے خوابشوں میں لگا رہتا اور روح کو دباتا ہے۔ اور اکثر ہم اُنہی زمینی چیزوں کے پیچھے دوڑتے ہیں گویا ابھی نئی زندگی کو حاصل ہی نہ کیا، اور مسیح کی قیامت کی قدرت کو اپنے اندر جانا ہی نہیں۔ اب اگر تم، اے ایماندارو! مسیح کے ساتھ جی اُٹھے ہو تو ایسی زندگی مت گزارو جیسے کبھی نہ جی اُٹھے ہوتے، بلکہ اُنہی باتوں کی جستجو میں لگے رہو جو اوپر ہیں، جہاں مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

آیت 2-

—اپنی محبت

—محبیتیں ”نہیں، بلکہ اُن سب کو باندھ کر ایک گٹھڑی بناؤ، اُنہیں ایک ہی بناؤ“

:آیت 2 (تکمیل)

اپنی محبت اُوپر کی چیزوں پر مرکوز رکھو، زمین کی چیزوں پر نہیں۔
تم کہتے ہو کہ مسیح کے ساتھ مر گئے اور مسیح کے ساتھ جی اُٹھے ہو۔ پس پھر اسی جی اُٹھے ہوئے شخص کی مانند جیو، نہ کہ اُن کی مانند جنہوں نے یہ بے نظیر عمل کبھی نہ پایا۔ اوپر کی زندگی بسر کرو۔

آیت 3-

کیونکہ تم مر چکے ہو اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ ہے۔
پُرانی زندگی مر چکی۔ تم اُس کے لیے مردہ ہو۔ نہ وہ تمہیں بہسم کرے گی، نہ تم پر غلبہ پائے گی۔ تمہیں نئی اور ارفع زندگی بخش دی گئی۔ اُسے پوری وسعت دو۔

آیت 4-

جب مسیح جو ہماری زندگی ہے ظاہر کیا جائے گا، تب تم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر کیے جاؤ گے۔
مسیح یہاں دنیا میں پوشیدہ رہا۔ دنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ اسی طرح تمہاری زندگی بھی پوشیدہ ہے۔ مگر ایک جلالی ظہور ہونے والا ہے۔ جب مسیح ظاہر ہو گا، تم بھی اُس کے ساتھ ظاہر ہو گے۔ اُس کے انتظار میں رہو۔

آیت 5-

پس اپنے اُن اعضا کو مار ڈالو جو زمین پر ہیں؛ حرامکاری، ناپاکی، بُری خواہش، بُری شہوت اور لالچ جو بُت پرستی ہے۔
چونکہ تم مر چکے ہو، پس جسم کی ساری شہوتوں کو موت کے گھاٹ اتارو۔ انہیں قتل کرو۔ یہ کبھی تمہاری فطرت کا حصہ تھیں۔ تمہاری سرشت انہی کی طرف مائل تھی۔ انہیں مردہ کرو۔ محض دبائے نہ رکھو یا بظاہر قابو میں نہ رکھو۔ ان سے کچھ لینا دینا نہ رکھو۔

آیت 6-7-

جن کے سبب خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر آتا ہے۔ اور تم بھی پہلے انہی میں چلتے تھے جب ان میں زندگی گزارتے تھے۔
جب ان میں زندگی گزارتے تھے۔ ”مگر اب تم ان میں نہیں جیتے۔ تم اُن کے لیے مردہ ہو۔ اگر کبھی ایسا ہو کہ تم ان میں گر جاؤ“
تو تم اپنے آپ سے نفرت کرو گے، تلخ ترین توبہ میں ڈوب جاؤ گے کہ تم ان میں کبھی سکون اور تسلی پاتے تھے۔ اب تم اُن کے لیے مر چکے ہو۔

آیت 8-10-

لیکن اب تم بھی ان سب کو ترک کر دو؛ غصہ، غضب، بُغض، کفر، گندی باتیں جو تمہارے منہ سے نکلیں۔
آپس میں جھوٹ نہ بولو، اس لیے کہ تم نے اُس پُرانے انسان کو اُس کے کاموں سمیت اُتار ڈالا، اور نئے انسان کو پہن لیا ہے جو اُس کی صورت پر جس نے اُسے پیدا کیا ہے معرفت میں تازہ ہوتا جاتا ہے۔
جھوٹ مت بولو۔ ایسی باتیں گندی ہیں۔ لیکن تم نے یہ سب مسیح کی قیامت کی زندگی میں شمولیت کے سبب چھوڑ دی ہیں۔ پس اُن سے گھن کرو۔ اُن کی ادنیٰ جھلک سے بھی دور رہو اور اُس فضل کی دعا کرو جو اُن سے محفوظ رکھے، کیونکہ تم ”معرفت میں اُس کی شبیہ پر نیا بنائے جاتے ہو جس نے تمہیں پیدا کیا۔“

آیت 11-

جہاں نہ کوئی یونانی ہے نہ یہودی، نہ ختنہ ہے نہ نامختونی، نہ وحشی نہ سکوتی، نہ غلام نہ آزاد، بلکہ مسیح سب کچھ اور سب میں ہے۔

نئی زندگی میں نسل اور قومیت کا کوئی فرق نہیں رہتا۔ ہم سب ایک ہی خاندان میں پیدا ہوتے ہیں۔ ہم مسیح کے بدن کے اعضا بنتے ہیں، اور یہی وہ بات ہے جس پر ہمیں قائم رہنا ہے—تمام دنیا سے جُدا ہونا۔ کلیسیا میں کوئی تفریق نہیں، کوئی پھوٹ نہیں، کچھ نہیں جو تفرقہ ڈالے، کیونکہ ہم سب مسیح میں ایک ہیں، اور مسیح سب کچھ ہے۔
اب جبکہ ہمیں یہ باتیں ترک کرنی ہیں، یہ منفی پہلو ہے—یہ شریعت کا پہلو ہے، کیونکہ شریعت کہتی ہے، ”تُو نہ کر“—”تُو نہ کر۔“

—لیکن اب مثبت پہلو پر نگاہ کرو

آیت 12-

پس خدا کے برگزیدہ، مقدس اور محبوب ہونے کے ناطے، رحم دلی کے جذبات، مہربانی، فروتنی، حلم اور تحمل کو پہن لو۔

یہ وہ پوشاک ہے جو تمہیں پہننی ہے — ظاہری طور پر — اُسے اوڑھ لینا ہے؛ نہ کہ تمہارے دل میں محض پوشیدہ نرمی ہو، اور تمہاری جان کی گہرائیوں میں فروتنی کی کوئی جھلک چھپی ہو، جو شاید بمشکل ہاتھ آئے۔ بلکہ تمہیں اُسے پہننا ہے۔ یہی تمہارا لباس بنے۔ یہ تمہاری روزمرہ کہانت کے مقدس لباس ہیں؛ پس انہیں پہن لو۔

آیت 13-

ایک دوسرے کی برداشت کرو اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرو۔ اگر کسی کو کسی کے خلاف شکایت ہو، تو جیسے مسیح نے تم کو معاف کیا، ویسے ہی تم بھی کرو۔
اسی سادگی سے، اسی فراخ دلی سے، اسی دل سے، اور اسی کاملیت سے۔

آیت 14-15-

اور ان سب چیزوں کے اوپر محبت کو پہن لو، جو کاملت کا بندھن ہے۔
اور خُدا کا اطمینان تمہارے دلوں میں حکومت کرے۔
کیونکہ یہی ہر راستباز پھل کا بنیادی چشمہ ہے۔ ہم بہت جلدباز، بہت بے صبری کے مارے، خود غرض، بے قرار اور شتاب طبع ہیں، اور ہماری بیشتر خطائیں اسی دل کی حالت سے جنم لیتی ہیں۔ مگر اگر ہم دیندار، پُر امن، اور پُرسکون ہوتے، تو کتنے گناہوں سے بچے رہتے! ”خُدا کا اطمینان تمہارے دلوں پر حکومت کرے۔“

آیت 15 (تکمیل)

جس کے لیے تم ایک بدن میں بھی بلائے گئے ہو؛ اور شکرگزار رہو۔
شکرگزاری بظاہر ایک چھوٹی سی خوبی دکھائی دیتی ہے۔ مگر اے عزیزو! اس کا فقدان بدترین اخلاقی کمزوری ہے۔ ناقدری ایک پست حرکت ہے۔ خُدا کے لیے ناشکری تو اور بھی ناپاک بات ہے۔ اور پھر بھی ہم میں سے کتنے ہیں جو اپنے دل پر الزام نہ رکھیں! ہم میں کون ایسا ہے جو ویسا شکرگزار ہو جیسا ہونا چاہیے؟ شکرگزار بنو۔

آیت 16-

—مسیح کا کلام تم میں بسا رہے
سکندر اعظم نے ہومر کی تحریریں جوابرات جڑے ہوئے سنہری صندوق میں رکھی تھیں۔ پس تمہارا دل خود مسیح کے حکم کا “مقدس صندوق بنے۔” مسیح کا کلام تم میں بسا رہے۔

آیت 16-18-

تمام حکمت میں فراوانی سے؛ اور تم زبوروں اور حمدوں اور روحانی نغموں کے ذریعے ایک دوسرے کو تعلیم اور نصیحت دو؛
اور اپنے دلوں میں خُداوند کے لیے فضل سے گاتے رہو۔
اور جو کچھ تم قول یا فعل سے کرو، سب خُداوند یسوع کے نام سے کرو؛ اور اسی کے وسیلہ سے خُدا باپ کا شکر ادا کرو۔
اے بیویو! اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہو، جیسا کہ خُداوند میں شایان ہے۔
دیکھو کہ مسیحی ہونے سے ہمارے باہمی تعلقات کے رشتے کمزور نہیں ہوتے بلکہ اُن کے تقاضے اور بھی بلند ہوجاتے ہیں۔

آیت 19-

اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو، اور اُن کے ساتھ تلخ مزاجی نہ کرو۔
آہ! بعض طبعیتیں بہت تلخ ہوتی ہیں۔ ایک چھوٹی سی بات انہیں بگاڑ دیتی ہے، اور وہ ایسے طعنوں میں لطف لیتے ہیں جو دوسرے کے دل کو زخمی کریں۔ میں اُس بیچاری عورت پر ترس کھاتا ہوں جسے وہاں تلخی ملتی ہے جہاں مٹھاس ہونی چاہیے۔
—مگر ایسے شوہر بھی پائے جاتے ہیں۔

آیت 20-21-

اے بچو! سب باتوں میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار بنو؛ کیونکہ یہ خُداوند کو پسند ہے۔
اے باپو! اپنی اولاد کو غضبناک نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ وہ ہمت ہار بیٹھیں۔
فرائض باہمی ہیں۔ کلام مقدس توازن رکھتا ہے۔ یہ ایک فریق کو حکم دیتا ہے، اور دوسرے کو ظلم کی کھلی اجازت نہیں دیتا۔
بچہ فرمانبردار ہو، مگر باپ اُسے بھڑکانے والا نہ بنے۔

آیت 22-

اے خادموں! سب باتوں میں اپنے جسمانی آقاؤں کے تابع رہو؛ نہ صرف آنکھوں کی خدمت میں، جیسے انسانوں کو خوش کرنے والے،
ایسا عمل کس قدر عام ہے! جب مالک کی نظر پڑے تو ہاتھ کتنی تیزی سے چلنے لگتے ہیں! مگر مسیحی خادم خُدا کی نظر کو “یاد رکھتا ہے، اور ہمیشہ سرگرم رہتا ہے۔” نہ صرف آنکھوں کی خدمت میں، جیسے آدمیوں کو خوش کرنے والے۔

:22

- بلکہ دل کی سادگی سے، خُدا سے ڈرتے ہوئے۔

23

- اور جو کچھ بھی کرو، اُسے جی سے کرو، گویا خُداوند کے لیے کرتے ہو، آدمیوں کے لیے نہیں۔

24

- یہ جانتے ہوئے کہ خُداوند کی طرف سے میراث کا اجر پاؤ گے، کیونکہ تم خُداوند مسیح کی خدمت کرتے ہو۔

25

- لیکن جو ظلم کرے گا، وہ اپنی بدکاری کی سزا پائے گا؛ اور وہاں کسی کی طرفداری نہیں۔

کلسیوں باب 4

1

- اے مالکوں! اپنے خادموں کے ساتھ عدل اور انصاف سے پیش آؤ، یہ جانتے ہوئے کہ آسمان پر تمہارا بھی ایک آقا ہے۔

2-

دُعا میں ثابت قدم رہو، اور اُس میں شکرگزاری کے ساتھ جاگتے رہو۔
دیکھو، وہ بار بار یہ تاکید کرتا ہے—”شکرگزاری کرو“—”شکرگزاری کے ساتھ“۔
کیونکہ یہی وہ تیل ہے جو اُس مشین کو رواں رکھتا ہے کہ کہیں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔
خُدا کرے کہ ہم سب کو اُس شکرگزاری کی فراوانی نصیب ہو۔

3

- اور ہمارے لیے بھی دُعا کرو، کہ خُدا ہمارے لیے کلام کا دروازہ کھولے، تاکہ ہم مسیح کے بھید کو بیان کریں، جس کے سبب
میں قید ہوں۔

4

- تاکہ جس طور سے مجھے بولنا چاہیے، اُسے ظاہر کر سکوں۔

پس انجیل کے خادم تمہاری دُعاؤں کے طالب ہیں—اور یہ بھی اُن فرائض میں سے ہے جو مسیحی مردوں کے باہمی تعلق سے
جنم لیتے ہیں، کہ جو تعلیم پاتے ہیں وہ خُدا کے کلام کی منادی کرنے والوں کے لیے دُعا کریں۔

زبور 28: 1-4

- اے خُداوند! میری چٹان! میں تیری ہی طرف فریاد کروں گا؛ تو مجھ سے خاموش نہ رہ، ایسا نہ ہو کہ اگر تو مجھ سے خاموش
رہے، تو میں اُن کی مانند ہو جاؤں جو گڑھے میں اُتر جاتے ہیں۔
اوہ! اگر خُدا دعا نہ سنے تو ہم مردوں کی مانند ہو جائیں گے—ہاں، گمشدہ لوگوں کی مانند۔ ہمارا زوال اور ناامیدی یقیناً نہایت
”ہولناک ہوگی۔“ ایسا نہ ہو کہ اگر تو مجھ سے خاموش رہے تو میں اُن کی مانند ہو جاؤں جو گڑھے میں اُتر جاتے ہیں۔

- میری التجاؤں کی آواز سن جب میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں، جب میں اپنے ہاتھ تیری مقدس ہیکل کی طرف اٹھاتا ہوں۔ اے عزیز دوست! کیا تُو اسی طرح دعا کرتا ہے؟ میں جانتا ہوں بعض ایسے ہیں کہ اگر انہوں نے چند نیک الفاظ کہہ لیے—ایک دعا کا ڈھانچہ پورا کر لیا—تو مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اس بات سے کہ آیا خدا نے سنا یا نہیں، انہیں کچھ غرض نہیں۔ لیکن اگر تُو خدا کا حقیقی فرزند ہے تو دعا میں تیری سب سے بڑی فکر یہی ہوگی، ”کیا وہ مجھے سنے گا؟ کیا وہ مجھے جواب دے گا؟“ اور جب تک تجھے یہ پُر سکون اور ایماندارانہ یقین نہ ہو کہ تیری دعا خدا کے کان اور دل تک پہنچی ہے، تو اپنی دعا کو کچھ بھی نہ سمجھے گا۔

اوہ! ہم پر یقین کر، کیونکہ ہم میں سے بعض نے اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ دعا واقعی حقیقی چیز ہے۔ یہ فقط الفاظ کی تکرار نہیں، بلکہ دل کی اُس خدا کے کان میں سرگوشی ہے—اور جب دعا سچائی سے کی جاتی ہے تو خدا فیض سے جواب دیتا ہے۔

3

- مجھے شریروں اور بدکاری کرنے والوں کے ساتھ نہ لے جا، جو اپنے پڑوسیوں سے سلامتی کی باتیں کرتے ہیں، پر اُن کے دلوں میں شرارت ہے۔

—ہم اکثر ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن کے ساتھ شمار نہ کر لیے جائیں

،اوہ! اگر فضلِ الہی نہ ہوتا“

”اُن کا انجام میرا انجام بھی ہوتا۔“

اے خداوند! میرا نفس گنہگاروں کے ساتھ جمع نہ کر،“ یہ بہت سے دیندار مردوں کی دعا ہے۔ جب وہ اپنے اندر جھانکتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اُن میں کیا گناہ ہے—اور اگر مسیح کے خون اور راستبازی کے سوا وہ کیا مستحق ہیں—تو واقعی دعا کرنے لگتے ہیں، ”مجھے شریروں کے ساتھ نہ لے جا۔ اے خداوند! مجھے اعتقادی گمراہی میں یا زندگی کی لغزشوں میں یا کردار کی ڈھیل میں یا پیچھے ہٹ جانے میں نہ چھوڑ، بلکہ مجھے ثابت قدم رکھ، کیونکہ اگر تُو مجھے تھامے نہ رکھے

،میں محسوس کرتا ہوں کہ ضرور پھسل جاؤں گا“

”اور آخر کار اُن کی مانند ٹھہروں گا۔“

”مجھے شریروں کے ساتھ نہ لے جا۔“

4

- اُن کو اُن کے اعمال کے مطابق دے، اور اُن کی مساعی کی شرارت کے مطابق، اُن کو اُن کے ہاتھوں کے کام کے مطابق دے؛ اور اُن کو اُن کے لائق اجر دے۔

اور ایک راستباز دل محسوس کرتا ہے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ خدا منصف ہے اور وہ گناہ کو سزا دے گا، اور پریبزرگارد مرد نہیں چاہتے کہ یہ اصول بدل جائے۔ حتیٰ کہ خدا کی اُس ہیبتناک صفت پر بھی، جو شریروں پر اُس کے انتقام میں ظاہر ہوتی ہے، مسیحی محبت بھری نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ ادھے خدا سے صلح نہیں رکھتا، نہ خدا کی ادھی صفات سے، یعنی فقط محبت اور شفقت، بلکہ وہ اُس خدا سے محبت کرتا ہے جیسا کہ وہ ہے۔ وہ اُس خدا سے بھی محبت رکھتا ہے جو بہسم کرنے والی آگ ہے۔ مجھے خوف آتا اگر میں خدا کو کسی ایسے پہلو میں محبت نہ کر سکتا جس میں وہ مجھ پر ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ جس طرح میں یہ سمجھتا کہ اگر میں کسی انسان سے یہ کہوں، ”اُس کی فلاں صفت مجھے ناقابلِ برداشت ہے“ تو میں اُسے سچا دوست نہیں سمجھتا—اسی طرح اگر میں خدا کی کسی صفت کو قبول نہ کروں تو میرے اور اُس کے بیچ کچھ فرق ہوگا۔ ہمیں خدا سے ہر حیثیت میں محبت رکھنی چاہیے—عدل کے تخت پر بھی اور محبت کی کرسی پر بھی۔

5

- کیونکہ وہ خداوند کے کاموں کی اور اُس کے ہاتھوں کی کاریگری کی قدر نہیں کرتے، اس لیے وہ انہیں ہلاک کر دے گا اور انہیں پھر تعمیر نہ کرے گا۔

- خداوند مبارک ہو کہ اُس نے میری التجاؤں کی آواز سن لی ہے۔۶

کیا تُو یہ کہہ سکتا ہے؟ مجھے بار بار سب حاضرین سے یہ سوال کرنے کی جسارت معاف ہو، کیونکہ یہ بہت اہم سوال ہے۔ اگر تُو نے کبھی دعا کے قبول ہونے کا تجربہ نہیں کیا، تو خدا تجھے توفیق دے کہ دعا شروع کرے

”خداوند مبارک ہو کہ اُس نے میری التجاؤں کی آواز سن لی ہے۔“

